فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا اہل بیت کو منبروں پر گالیاں دی گئیں؟

جواب: سلف صالحین یعنی صحابہ وتابعین، اہل بیت کا احترام کرتے تھے۔ ان کی عقیدت کا دَم بھرتے تھے۔ سلف میں سے کوئی بھی اہل بیت کو برا بھلا نہیں کہتا تھا۔ اس ضمن میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے، جس کا تحقیقی جائزہ حاضر خدمت ہے:

❀ علی بن حسین زین العابدین رحمہ اللہ سے مروان بن حکم رحمہ اللہ نے کہا:

مَا كَانَ فِي الْقَوْمِ أحدٌ أَدْفَعَ عَنْ صَاحِبِنَا يَعْنِي عُثْمَان بْنَ عَفَّانٍ مِنْ صَاحِبِكُمُ يَعْنِي عَلِيّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قُلْتُ : فَمَا بَالُكُمْ تَسُبُّوهُ عَلَى الْمَنَابِرِ؟ قَالَ : لَا يَسْتَقِيمُ الْأَمْرُ إِلَّا بِذَاكَ .

''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو جتنا دفاع سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے، اتنا کسی نے نہیں کیا۔ میں (زین العابدین) نے کہا: پھر تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبروں پر برا بھلا کیوں کہتے ہو؟ مروان نے کہا: حکومت ایسے ہی چلتی ہے۔''

(التّاريخ الكبير لابن خيثمة : 917/2، تاريخ ابن عساكر : 438/42)

سند ضعیف ہے۔ اس میں محمد بن اسحاق کا عنعنہ ہے۔

سوال: ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ فدک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زندگی میں ہی دے دیا تھا۔ اس کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: روایت یہ ہے:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾(الإسراء : 26) دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَأَعْطَاهَا فَدَكَ .

''جب آیت ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾ ''رشتہ داروں کو ان کا حق دیجئے۔'' نازل ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں باغ فدک عطا کر دیا۔''

(مسند أبي يعلى الموصلي : 1075)

سند باطل ہے۔

① **عطیہ بن سعد عوفی ضعیف شیعہ اور مدلس ہے۔**

② **فضیل بن مرزوق کوفی کی عطیہ سے روایت کو موضوع (من گھڑت) کہا گیا ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

يَرْوِي عَنْ عَطِيَّةَ الْمَوْضُوعَاتِ .

''یہ عطیہ سے من گھڑت روایات نقل کرتا ہے۔''

(كتاب المَجروحين : 209/2)

③ **حسین بن یزید طحان کو امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے ''لین الحدیث'' کہا ہے۔**

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 67/3)

سوال: **حدیث**: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهٖ، طُولُهٗ سِتُّونَ ذِرَاعًا میں صُورَتِهٖ کی ضمیر کا مرجع کا کیا ہے؟

(جواب): یہ حدیث صحیح بخاری (٦٢٢٧) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آتی ہے۔ اس میں ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے۔ قریب ترین مرجع لفظ ''آدم'' ہی ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الرِّوَايَةُ تُؤَيِّدُ قَوْلَ مَنْ قَالَ : إِنَّ الضَّمِيرَ لِآدَمَ وَالْمَعْنٰى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَوْجَدَهٗ عَلَى الْهَيْئَةِ الَّتِي خَلَقَهٗ عَلَيْهَا لَمْ يَنْتَقِلْ فِي النَّشْأَةِ أَحْوَالًا وَلَا تَرَدَّدَ فِي الْأَرْحَامِ أَطْوَارًا كَذُرِّيَّتِهٖ بَلْ خَلَقَهُ اللّٰهُ رَجُلًا كَامِلًا سَوِيًّا مِنْ أَوَّلِ مَا نَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ ثُمَّ عَقَّبَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ : وَطُولُهٗ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَعَادَ الضَّمِيرُ أَيْضًا عَلٰى آدَمَ.

''یہ روایت ان کی تائید کرتی ہے، جو کہتے ہیں کہ یہ ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو اُسی ہیئت کے مطابق وجود دے دیا، جس ہیئت پر ان کی تخلیق کی تھی، مختلف احوال سے گزار کر ان کی نشو و نما نہیں کی، نہ ہی رحم مادر میں مختلف حالتوں سے گزارا، جیسا کہ ذرّیت آدم کے ساتھ ہوتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو شروع سے ہی جب ان میں روح پھونکی، ایک مکمل اور صحیح سلامت آدمی کی صورت میں تخلیق کیا۔ حدیث کے اگلے الفاظ کہ ان کا قد ساٹھ (٦٠) ہاتھ لمبا تھا۔ اس میں بھی ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف ہی لوٹتی ہے۔''

(فتح الباري : 366/6)

صحیح مسلم (٢٦١٢) کی روایت کا بھی یہی مفہوم ہے:

إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ

عَلٰی صُورَتِہٖ .

''جب کوئی اپنے بھائی سے لڑ پڑے، تو چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی (پہلی اور اصلی) صورت کے مطابق تخلیق کیا ہے۔''

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِنَّ ابْنَ آدَمَ خُلِقَ عَلٰی صُورَةِ الرَّحْمٰنِ .

''ابن آدم کو رحمٰن کی صورت کے مطابق تخلیق کیا گیا ہے۔''

(السّنّة لابن أبي عاصم : 517، التّوحيد لابن خزيمة :85/1)

سند ضعیف ہے۔

① اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② حبیب بن ابی ثابت بھی مدلس ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔

③ حبیب بن ابی ثابت کی عطاء سے روایت میں کلام ہے۔

❀ امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَبِيبُ بْنُ أَبِی ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ .

''حبیب بن ابی ثابت کی عطاء سے (کئی) روایات غیر محفوظ ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير للعُقَيلي :263/1، وسندهٗ صحيحٌ)